اِستحکام مدارس واستحکام پاکستان کانفرنس

وقت کا اہم تقاضا

مولانا محمد حنیف جالندھری

ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

جب سے وفاق المدارس العربیہ پاکستان نے ''استحکام مدارس واستحکام پاکستان'' کانفرنس کا اعلان کیا اس وقت سے ملک بھر میں ہی نہیں بلکہ دنیا بھر میں دینِ اسلام، وطن عزیز پاکستان اور دینی مدارس سے محبت رکھنے والوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی تھی، عجیب قسم کا جوش وخروش دیکھنے میں آرہا ہے اور دنیا بھر سے آنے والے فیڈ بیک سے اندازہ ہورہا ہے کہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے زیرِ اہتمام منعقد ہونے والا یہ اجتماع صرف قومی اور ملک گیر اجتماع ہی نہیں ہوگا بلکہ اس اجتماع نے عالمی اجتماع کی شکل اختیار کرلی ہے۔ اَکابر کی شب وروز دعائیں اور ہدایات ،نوجوانوں کا جوش وخروش، اربابِ مدارس کی فکرمندی، مساجد کے ائمہ وخطباء کی جانب سے اجتماع کی کامیابی کی مہم ،ملک بھر کے ہر ضلع اور ہر بستی میں منعقد ہونے والے اجلاس، ہر چوک وچوراہے میں آویزاں بینرز، ہر دیوار پر جگمگاتے ہوئے پینافلیکس اور سوشل میڈیا پر گردِش کرتے اشتہارات، پوسٹیں، مضامین، مباحثے اور مکالمے اس بات کی نوید ہیں کہ پاکستان میں دِینی مدارس کی بساط لپیٹنے اور دینی مدارس کو دیوار سے لگانے کی کوئی کوشش کامیاب نہیں ہوسکتی۔ کانفرنس کی تیاریوں کا یہ عمل اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ پاکستانی قوم دینی مدارس سے کس قدر بے لوث محبت رکھتی ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ کانفرنس کے انعقاد سے قبل ہی ہم کانفرنس کے اہداف ومقاصد حاصل کرنے میں کامیاب ہوچکے ہیں، کیونکہ یہ کانفرنس مدارس کے بارے میں بے بنیاد پروپیگنڈے کے توڑ کے لیے اِنعقاد پذیر ہورہی ہے اور ملک بھر کے گلی کوچے میں جس محبت اور خلوص سے دینی مدارس کے کردار وخدمات کے چرچے ہیں وہ بتاتے ہیں کہ دینی مدارس کو بدنام کرنے کے جتنے جتن کیے گئے وہ سب الٹے پڑے، مدارس کا میڈیا ٹرائل لوگوں کو

مدارس سے متنفر کرنے کے بجائے لوگوں کے دلوں میں مدارس کی محبت میں اضافے کا باعث بنا ہے۔ بچے بچے کی زبان اس حقیقت کا اعتراف کر رہی ہے کہ" آج کے دور میں کسی کی حقانیت جاننے کا آسان ترین طریقہ یہ ہے کہ دشمن کے تیروں کا ہدف دیکھا جائے جس طرف دشمن کے تیر برس رہے ہوں سمجھ لو کہ حق وہیں ہے" دینی مدارس کے متعلقین کو تو پہلے بھی اس کا اندازہ تھا لیکن اس کانفرنس کے لیے محنت کرتے ہوئے ادراک ہوا کہ اس ملک کا بچہ بچہ اس حقیقت کو بخوبی جان چکا ہے کہ مدارس کے خلاف نفرت انگیز مہم کے پس پردہ مقاصد کیا ہیں؟۔کانفرنس کے لیے محنت اور ملاقاتیں کرتے ہوئے میری اور وفاق المدارس کے دیگر ذمہ داران کی کئی ایسے لوگوں سے ملاقاتیں ہوئی ہیں جن کے بارے میں ہم نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ وہ دین کے بارے میں اتنے فکرمند اور مدارس دینیہ سے اس قدر بے پناہ محبت رکھتے ہوں گے لیکن ان سے بات چیت سے اندازہ ہوا کہ مدارس کے خلاف بے بنیاد پروپیگنڈے کی وجہ سے انہوں نے ازخود مدارس کے کردار وخدمات کا جائزہ لیا، مدارس کا تنقیدی نگاہوں سے مشاہدہ کیا اور پھر دل وجان سے اس بات کے معترف ہوئے کہ مدارس دینیہ کس طرح اس جبر کے دور میں اخلاص اور بے نفسی کے ساتھ تعلیم کے فروغ اور دین کی ترویج واشاعت میں مصروف عمل ہیں۔اس لیے ہم نے یہ تہیہ کیا ہے کہ دینی مدارس کے بارے میں ہر پاکستانی مسلمان تک براہ راست پہنچ کر مدارس دینیہ کے ساتھ عوام الناس کے تعلق اور رابطہ مزید مستحکم کرنے کی محنت صرف کانفرنس تک ہی نہیں بلکہ پورا سال جاری رکھیں گے۔

کانفرنس کی تیاریوں کے دوران ایک اور بات جو ہمارے لیے حوصلہ افزائی کا باعث بنی وہ یہ کہ کانفرنس باہمی اتحاد واتفاق اور یکجہتی کے اظہار کا ذریعہ بنے گا۔ایک ایسے وقت میں جب ایک خاندان سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے درمیان بہت سے فاصلے ہیں، جب ایک مکتب فکر سے تعلق رکھنے والوں کے درمیان تقسیم در تقسیم کے کا لامتناہی سلسلہ ہے، لوگ ایک ساتھ چلنے کے لیے تیار نہیں، مختلف مزاج اور نظریات کے حامل لوگوں کو ایک پلیٹ فارم پر لانا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے لیکن اس کانفرنس کی تیاریوں کے دوران وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ذمہ داران کو جو حوصلہ افزاء فیڈ بیک ملا اس نے پاکستان کے دینی مدارس کے سب سے بڑے اور قدیمی نیٹ ورک کے کارکنان کا مورال بہت بلند کیا کہ لوگوں کے درمیان موجود دوریوں اور نفرتوں کی خلیج وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ذریعہ پاٹی جاسکتی اور وفاق المدارس العربیہ پاکستان بلاشبہ سب کے نزدیک ایک ایسا سائبان ہے جس کے سائے تلے ہر جماعت اور ہر مزاج کے لوگ ستانے کے لیے آبیٹھتے ہیں۔

کانفرنس کی تیاریوں کے دوران جو چیز سب سے زیادہ حوصلہ افزاء ہے وہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے ملحقہ اٹھارہ ہزار دینی مدارس کے ذمہ داران کی اپنائیت اور محبت ہے، کام کرنے کا بے لوث جذبہ اور انتھک محنت

ہے۔صرف مدارس کے ذمہ داران ہی نہیں بلکہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی حفظ سے لے کر درس نظامی تک کی کسی بھی سند کے حامل شخص نے وہ مرد ہے یا عورت، وہ حافظ ہے یا عالم، وہ مفتی ہے یا مدرس، وہ امام ہے یا خطیب اس نے اپنی تمام توانائیاں استحکام مدارس واستحکام پاکستان کانفرنس کی کامیابی کے لیے صرف کر ڈالی ہیں، بلکہ دلچسپ امر یہ ہے کہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے مدارس سے کسب فیض کرنے والے کئی ایسے لوگوں سے رابطہ ہوا جو صرف چند برس مدارس میں زیر تعلیم رہے پھر وہ اپنی تعلیم مکمل نہ کر پائے اور کسی اور شعبے کو اختیار کر لیا ، مدارس سے برسوں سے کوئی رابطہ اور کوئی واسطہ نہیں رہا لیکن اس کانفرنس نے ان کا مدرسہ سے پرانا تعلق تازہ کر دیا اور وہ بھی اس کانفرنس کو اپنی کوئی گھریلو تقریب سمجھ کر اس میں شرکت کی تیاریاں کر رہے ہیں اور اس کی کامیابی کے لیے مصروف عمل ہیں۔ایسے لوگ جو بیرون ملک مقیم ہیں وہ اپنے خرچ پر اس کانفرنس میں شرکت کے لیے تشریف لا رہے ہیں، ایسے لوگ جو دور دراز کے دیہاتوں اور قصبوں گوٹھوں میں اپنی دینی مصروفیات میں لگے ہوئے ہیں وہ بھی اس کانفرنس کی کامیابی کے لیے دعا گو ہیں اور اس میں شرکت کی ترتیب بنا رہے ہیں۔ہمیں بڑی شدت سے اس بات کا احساس ہو رہا ہے کہ ہمیں بہت پہلے سالانہ بنیادوں پر دینی مدارس کے فضلاء، متعلقین اور محبین کے اجتماع کا انعقاد یقینی بنانا چاہیے تھا جس میں ملک بھر کے نوجوان فضلاء کو اپنے اکابر سے ملنے، انہیں قریب سے سننے، اپنے اساتذہ کرام کی زیارت اور اپنے رفقاء سے ملاقات کی سعادت حاصل ہوتی لیکن دیر آید درست آید کے مصداق کوشش کریں گے کہ استحکام مدارس واستحکام پاکستان کانفرنس اس سلسلے کا نقطہ آغاز ثابت ہو اور آئندہ ہر سال اس طرح مل بیٹھنے بلکہ اجتماعات کی تیاریوں کی دوران بار بار مل بیٹھنے کے بہانے نکلتے رہیں۔

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی عظیم الشان استحکام مدارس واستحکامِ پاکستان کانفرنس ایک ایسے وقت میں انعقاد پذیر ہو رہی ہے جب پاکستان کے دینی طبقات میں مایوسی کا عالم تھا ، جب خوف وہراس کی کیفیت تھی، جب لبرل ازم کو رواج دینے کے خواب دیکھے جا رہے تھے اور جب مدارس دینیہ کے گرد گھیرا تنگ کرنے کی کوشش کی جا رہی تھی ایسے میں وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے قائدین کی طرف سے پہلے ڈویژنز کی سطح پر کنونشنز کے انعقاد نے بیداری کی لہر پیدا کی اور اب ملک گیر اجتماع کی کال سے ملک بھر کے مذہبی طبقات اور جذبات نے انگڑائی لی اور امید ہے کہ اس کے دوررس اثرات مرتب ہوں گے۔

واضح رہے کہ ایک عرصے سے یہ کوشش کی جاتی رہی کہ مدارس کو اشتعال دلا کر تشدد کے راستے پر ڈالا جائے ، مدارس اور قومی اداروں کے مابین تصادم اور کشمکش کی فضاء پیدا کی جائے اور مدارس کو پاکستان میں ایک اچھوت کی حیثیت دے دی جائے جبکہ دوسری طرف سے گاہے بگاہے یہ بھی کہا جانے لگا کہ پاکستانی مدارس کے ساتھ تر کی

جیسا تجربہ دہرایا جاسکتا ہے یا ان مدارس کو دیوار کے ساتھ لگایا جاسکتا ہے یا تھوڑی سی محنت کے بعد ختم کیا جاسکتا ہے ایسے میں ماضی کی طرح ایک مرتبہ پھر وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے قائدین نے پرامن انداز سے مدارس دینیہ کے متعلقین ومحبین کی پرامن افرادی قوت کے اظہار کا فیصلہ کیا۔ امید کی جارہی ہے کہ اہلِ حق کا یہ اجتماع جہاں دکھی دل اسلام پسند جوانوں، ارباب مدارس اور مذہبی طبقات کے لیے حوصلے اور عزم کی تقویت کا باعث بنے گا وہیں دینی مدارس کے خاتمے کے خواب دیکھنے والوں کی آنکھیں کھولنے کے لیے بھی کافی ہوگا۔

میں وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ایک خادم کی حیثیت سے دردِ دل رکھنے والے تمام محب وطن اور اسلام پسند پاکستانیوں سے اپیل کرتا ہوں کہ استحکام مدارس واستحکام پاکستان کانفرنس کی کامیابی کے لیے بھرپور کردار ادا کریں اور یاد رکھیں کہ:......لمحوں نے خطا کی توصدیوں نے سزا پائی

حق وباطل کی معرفت کا معیار

ملفوظ از: حضرت شاہ عبدالرحیم رائے پوری رحمہ اللہ

ایک دن آپ کی مجلس میں بدعت وسنت کے مسائل اختلافیہ کی بحث چل نکلی۔ آپ دیر تک سنتے رہے اور آخر میں فرمایا کہ میرے نزدیک دلائل علمیہ کے علاوہ حق وباطل کو پہچاننے کا ایک معیار اور بھی ہے، وہ یہ کہ قدرت نے ہر چیز میں اس کے ہم جنس کی طرف کشش کا مادہ رکھا ہے کہ ''کبوتر با کبوتر، باز با باز'' اور قدرت کا یہ عطیہ جس کو فطرت کہنا چاہیے، اجسام ہوں یا اعراض سب ہی میں جاری وساری ہے۔ پس جس فعل سے متعلق یہ شبہ ہو کہ نہ معلوم حق ہے یا باطل؟......اس میں یہ دیکھنا چاہیے کہ اس کی طرف میلان کن قلوب کا ہوا اور کشش کس قسم کے لوگوں کی ہے؟

پس اگر دیکھو کہ بددین، فساق وفجار کو ابتداء اس کی طرف حرکت ہوئی اور وہی قلوب جوش وخروش کے ساتھ اس کی طرف لپکتے ہیں تو سمجھ لو کہ اس فعل میں ضرور ظلمت ہے۔ اگرچہ ظاہری صورت نورانی معلوم ہوتی ہو، کیونکہ اس میں اگر نور ہوتا تو ظلماتی قلوب کو جذب نہ کرتا، بلکہ اس سے بھاگتے اور اولیاء صلحاء کے نورانی قلوب اس کی جانب کھنچتے۔ اور اگر کسی فعل کو دیکھو کہ دیندار اہل اللہ اس کی طرف جاتے اور عوام وبازاری لوگ اس سے بھاگتے ہیں تو سمجھ لو کہ اس فعل میں نورانیت ہے کہ اہل نور کے قلوب کو اس کی طرف کشش ہوئی اور ظلماتی قلوب نے اس سے وحشت کھائی۔ پس عوام کا کسی اختلافی مسئلہ میں یہ کہنا کہ ہم تو بے پڑھے ہیں اور دونوں طرف مولوی ہیں۔ پھر ہم کیونکر سمجھیں کہ کون حق پر خدا کے نزدیک معتبر اور قابلِ قبول نہ ہوگا۔ بالخصوص جب کہ وہ دونوں طرف علماء ہونے کے قائل ہوکر بھی ایک طرف جھکے ہوئے ہیں، جو اس بات کی دلیل ہے کہ ایک شق کو ان کے نفوس نے ترجیح دے کر اختیار کیا، اور اپنے اوپر سے الزام اتارنے کے لیے مولوی حضرات میں فیصلہ نہ کرسکنے کا عذر تراشا ہے۔ اس طرح پر ذرا غور کر لینے پر ہر ان پڑھ سے ان پڑھ حق وباطل سمجھ سکتا ہے۔ (ماہنامہ الرشید، دارالعلوم دیوبند نمبر)